Digitized by Khilafat Library Rabwah

51

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۸ محرم ۱۳۹۵ھ ۲۱ صلح ۱۳۵۴ھش ۲۱ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ وقت بڑے خوف کا ہے اِس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو

قبل از نزولِ عذاب استغفار اور توبہ میں لگ جاؤ تا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے

(۱) "پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرلو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دُنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۵)

(۲) "جس وقت انسان کا شر حد سے گزر جاتا ہے اُس وقت آسمان پر اس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ و استغفار ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۸)

(۳) "گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھُن کر راکھ ہو جاویں۔

یہ وقت بڑے خوف کا ہے اِس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملّت کے لوگ اور اہلِ کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزولِ عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا۔ پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۹۹)

(۴) "اگرچہ سلسلہ اسباب کا اور ان کی رعایت درست ہے مگر مَیں کہتا ہوں کہ محدود العلم ضعیف انسان کہاں تک بچار بچار کر غذا اور پانی کا استعمال کیا کرے۔ میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں۔ مَیں تو اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے صُلح و موافقت پیدا کرو اور دعاؤں میں مصروف رہو۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۱ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کھانسی میں کچھ فرق ہے البتہ گلا خراب ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی اہلیہ محترمہ بہت بیمار ہیں اور انہیں علاج کی غرض سے لاہور لے جایا گیا ہے۔ ان کی کولہے کی ہڈی میں شدید درد ہے۔ آجکل امریکن ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

معرفت کی پیاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے خطبہ عید الفطر فرمودہ ۱۹۰۳ء میں فرمایا:۔

"راستباز انسان کی پیاس سچائی سے کبھی نہیں بجھ سکتی بلکہ ہر وقت بڑھتی ہے۔ اس کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ ایک کامل انسان اَعْلَمُ بِاللّٰہِ، اَتْقٰی لِلّٰہِ، اَخْشٰی لِلّٰہِ جس کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سچے علوم، معرفتیں، سچے بیان اور عملدرآمد میں کامل تھا۔ اس سے بڑھ کر اعلم، اتقی اور اخشی کوئی نہیں۔ پھر بھی اس امام المتقین اور امام العالمین کو یہ حکم ہوتا ہے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ سچائی کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور یقین کی راہوں اور علوم حقّہ کے لئے اسی قدر پیاس انسان میں بڑھیگی جس قدر وہ نیکیوں اور تقویٰ میں ترقی کرے گا۔ جو انسان اپنے اندر اس پیاس کو بجھا ہوا محسوس کرے اور فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَھُمْ مِّنَ الْعِلْمِ کے آثار پائے اس کو استغفار اور دعا کرنی چاہیئے کہ وہ خطرناک مرض میں مبتلا ہے جو اس کے لئے یقین اور معرفت کی راہوں کو روکنے والی ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں بے انت اور اس کے مراتب و درجات بے انتہا ہیں پھر مومن کیونکر مستغنی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسے واجب ہے کہ اللہ کے فضل کا طالب اور ملائکہ کی پاک تحریکوں کا متبع ہو کر کتاب اللہ کے سمجھنے میں چست و چالاک ہو اور سعی اور مجاہدہ کرے، تقویٰ اختیار کرے تا سچے علوم کے دروازے اس پر کھلیں۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۵۱، صفحہ ۱۵۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۲ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

مخلوق کے لئے مومنوں کی جانسوزی و غمخواری

اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ اس کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اسی لئے اسکی پیدا کردہ یہ کائنات قائم ہے اور اس کی ہر چیز اپنے اپنے مفوضہ کام میں لگی ہوئی ہے اور اس کا محکم و ابلغ نظام کمال خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کسی چیز پر سے اپنی رحمت کا پرتو ہٹا لے تو وہ کالعدم ہو کر رہ جائے۔ کائنات کی ہر شئے بلکہ ہر ذرّہ کو اُس کی رحمت کے فیضِ عام نے سنبھالا ہوا ہے۔ قرآن مجید میں اس حقیقت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے:۔

(۱) فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (یوسف آیت ۶۵)

ترجمہ:۔ اللہ ہی بہتر حفاظت کرنیوالا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔

(۲) رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط (الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ میری رحمت ہر ایک چیز پر حاوی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ باور کرایا کہ اُس نے رحم کرنا اپنے پر فرض کر رکھا ہے اور اس بناء پر ہی آسمانوں اور زمین کی ہر شئے قائم ہے اور جو کام اسے تفویض کیا گیا ہے وہ اسے انجام دینے میں منہمک ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو آشکار کرنے اور اسے نوعِ انسان کے ذہن نشین کرانے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

(۳) قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلْ لِّلّٰهِ ط كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ط (الانعام آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ (ان سے) پوچھ کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ (اس کا جواب وہ کیا دیں گے اس لئے تو ہی ان کو) کہہ دے (سب کچھ) اللہ ہی کا ہے۔ اُس نے اپنے نفس پر رحمت فرض کر چھوڑی ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے اور اُس کی رحمت نے ہر چیز کو احاطہ میں لیا ہوا ہے۔ کوئی ایک ذرّہ بھی کائنات کا ایسا نہیں جسے اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اپنے احاطہ میں نہ لیا ہوا ہو اور اُس کی رحمت کا فیض عام اسے نہ پہنچ رہا ہو۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے اور اُس نے اپنے نفس پر رحمت کو فرض کر چھوڑا ہے۔ اس لئے وہ قہّار اور جبّار ہونے کے باوجود غضب میں بہت دھیما ہے۔ ہر چند کہ وہ نافرمانی کرنے اور حد سے گزرنے والوں کو سزا دیتا ہے لیکن سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ وہ ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کے بندے اُس کے حضور جھک کر اور استغفار اور توبہ سے کام لے کر اپنی اصلاح کر لیں اور عذاب سے بچ جائیں۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے جاتے ہیں پر وہ چُپ رہتا ہے۔ لوگ کھلی نافرمانی اور ظلم کی راہ اختیار کرتے ہیں پر وہ انہیں پکڑنے اور سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ اس کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ وہ انہیں مہلت دے۔ چنانچہ وہ انہیں ڈھیل پہ ڈھیل اور مہلت پر مہلت دیتا چلا جاتا ہے۔ اس پر بھی جب وہ اپنی نافرمانیوں اور بد اعمالیوں سے باز نہیں آتے اور دوسروں پر ظلم روا رکھنے سے ہاتھ نہیں کھینچتے اور توبہ کی طرف مائل نہیں ہوتے تو خدائے ارحم الراحمین پھر بھی انہیں یکدم نہیں پکڑتا بلکہ وہ پہلے تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد چھوٹے چھوٹے عذاب نازل کر کے انہیں تنبیہ کرتا اور جھنجھوڑتا ہے کہ وہ نافرمانیوں اور بد اعمالیوں سے کنارہ کش ہو جائیں اور توبہ کو اپنا شعار بنا کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لے آئیں۔ جو لوگ بار بار کی اس تنبیہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتے اور نافرمانیوں اور ستم رانیوں کی راہ ترک نہیں کرتے تب خدا تعالیٰ اُن کے حق میں عذاب کا حکم صادر کرتا ہے اور انہیں ان کے ظلم کی عبرتناک سزا دیتا ہے۔ نافرمان، بد اعمال اور ظالم لوگ، اپنی مسلسل نافرمانیوں، حکم عدولیوں، بدکرداریوں اور ستم رانیوں کے باوجود اگر عرصہ دراز تک موردِ عتاب ہونے اور اپنے کئے کی سزا پانے سے بچے رہتے ہیں تو اس کی بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی رحمت جو ہر شئے پر محیط ہے آڑے آکر انہیں ڈھیل پہ ڈھیل دے رہی ہوتی ہے ورنہ ان کے مستحقِ عذاب ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

رحمتِ الٰہی کے فیضِ عام اور نزولِ عذاب میں مسلسل تاخیر اور التواء سے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی سُنّت پر قرآن مجید میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اُممِ گزشتہ کی نافرمان قوموں کے طرزِ عمل، ان کو ملنے والی مہلتوں اور بالآخر ان پر نازل ہونے والے عذابوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنی اس سُنّت کو خوب کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اسے بعد میں آنے والی قوموں اور ان کی نسلوں کے اچھی طرح ذہن نشین کرایا ہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ جب وہ ہر طرف نافرمانی اور ظلم کا دور دورہ دیکھیں اور انہیں نافرمانیوں اور ظالموں پر آنے والا عذاب مشہود و محسوس ہونے لگے تو انہیں اُس نازک وقت میں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ فی الوقت ہم قرآن مجید کی رُو سے اُس ہدایت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں جو ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے علی الخصوص مومنوں کو دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنوں کو قبل از وقت خبردار کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ○ (ابراھیم آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ (اے رسول) میرے ان بندوں سے جو ایمان لا چکے ہیں کہہ کہ وہ اُس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی بیع (و شراء) ہوگی اور نہ ہی کوئی گہری دوستی نماز کو عمدگی سے ادا کیا کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدگی میں بھی اور ظاہر میں بھی (ہماری راہ میں) خرچ کیا کریں۔

یہاں يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ سے قیامت کا دن ہی مراد نہیں ہے بلکہ اس سے نافرمانوں پر نزولِ عذاب کا دن بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ جب اسی دنیا میں انہیں آخری عذاب آلیتا ہے تو پھر ہر قسم کے کاروبار اور معاملات کالعدم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جب نافرمانوں کے حق میں عذاب کا وعدہ پورا ہونے کا دن آئیگا تو اُس وقت سب کاروبار معطل ہو کر رہ جائیں گے۔ قبل اس کے وہ دن آئے مومنوں کو چاہیئے کہ وہ نماز باجماعت کو پوری شرائط کے ساتھ قائم رکھیں اور اُس سے اُس کی پناہ طلب کریں اور اسی طرح اُس کی راہ میں خفیہ بھی اور ظاہری طور پر بھی اسکے عطا کئے ہوئے مال کو خرچ کر کے اس کی رضاء حاصل کریں تاجب وہ دن آئے کہ خدا تعالیٰ نافرمانوں کے حق میں اپنی رحمت کے فیضِ عام کو روکنے کا فیصلہ فرمائے تو بہ تعہد نماز قائم کرنے والے اور انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مومنوں کے حق میں اس کی رحمت کا فیض خاص جاری ہو کر انہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لے آئے اور وہ اور ان کے طفیل بہت سے دوسرے لوگ آنے والے عذاب سے محفوظ و مامون رہیں۔

پس حقیقی مومنوں کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ جب نافرمان لوگ اپنی نافرمانی میں حد سے گزر جانے کے باعث مستحقِ عذاب بن جائیں اور ان کے اعمال عذاب الٰہی کو دعوت دینے لگیں تو مومن اور زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں، زیادہ تعہد کے ساتھ باجماعت نمازوں کا التزام کریں اور انفاق فی سبیل اللہ میں پہلے سے بھی بڑھ کر حصہ لیں تاجب وہ وقت آئے تو خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے انہیں اور ان کے طفیل بہت سے دُوسرے لوگوں کو محفوظ و مامون رکھے۔

جب خدا تعالیٰ اپنی فعلی شہادت سے بار بار تنبیہ کر رہا ہو تو وہ وقت صرف نافرمانوں کیلئے ہی نازک نہیں ہوتا بلکہ اُس کی نزاکت کو ان سے کہیں زیادہ مومن محسوس کرتے ہیں اور وہ پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے اور اس سے درد و الحاح کے ساتھ دُعائیں مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلے سے بھی بڑھ کر اپنے اموال خرچ کرتے ہیں تا خود بھی عذاب الٰہی سے محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی امان میں لانے کا وسیلہ بنیں۔ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تنبیہ سے سب سے زیادہ فائدہ مومن ہی اٹھاتے ہیں۔ انہیں نہ صرف اپنے آپ کو خدا کی پناہ میں لانے کا فکر دامنگیر ہوتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی خدا کی امان کے نیچے جمع کرنے کے غم میں وہ گُھلے رہتے ہوتے ہیں۔ ان کی حالت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے متعلق فرمایا ہے یہ ہوتی ہے ؎

"دل و جانم چناں مستغرق اندر فکرِ اوشان است
کہ نے از دل خبر دارم نہ از جانِ خود آگاہم
مرا مقصود و مطلوب و تمنّا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم
غمِ خلقِ خدا صرف از زباں خوردن چہ کار است
گرش صد جاں بپا ریزم ہنوزش عذر میخواہم"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ جہاد از روئے اسلام

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل)

(۸)

(۱۹)

سیف کی بجائے قلم

(۲) "بھائیو! اب سیف کا وقت
نہیں رہا۔ اب تو بجائے سیف
قلم ہی سے کام لینا ضروری
ہو گیا ہے۔"
(اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۵)

(۲۰)

ایک اور فتویٰ

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا ہے:۔
"مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو
مسلمان شریک ہوئے تھے
وہ سخت گنہگار اور بحکم قرآن و
حدیث وہ مفسد و باغی بدکردار
تھے۔" (اشاعۃ السنۃ
جلد ۹ نمبر ۱۰ ۱۸۸۶ء)

(۲۱)

امن دینے والی حکومت سے جہاد جائز نہیں

"جہاد کی بنا صرف مذہبی
مخالفت پر نہیں ہے اور
ہر ایک مخالف مذہب سے
بالتحقیق مشروط جہاد جائز نہیں
علی الخصوص ان مخالفین مذہب
سے جن کے ظلِ حمایت میں
مسلمان رہیں یا ان کے ساتھ
مل کر باامن عمر بسر کریں۔"
(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۱۱
صفحہ ۳۲۳/۳۲۴)

(۲۲)

صریح غدر اور حرام

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر
اشاعۃ السنۃ لکھتے ہیں:۔
"اس گورنمنٹ سے لڑنا
یا ان سے لڑنے والوں کی
(خواہ ان کے بھائی مسلمان
کیوں نہ ہوں) کسی نوع سے
مدد کرنا صریح غدر اور حرام
ہے۔ اس نتیجہ کو نا واقف اہلِ

اسلام ملاحظہ فرما کر پیشِ نظر
رکھیں اور صرف کفر کی نظر سے
ہر ایک مخالف مذہب سے
جنگ و مقابلہ کرنے کو شرعی
جہاد نہ سمجھ لیا کریں۔ عہد و امن
والوں سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد
(ملکی ہو خواہ مذہبی) نہیں ہو سکتا
ہے بلکہ عناد و فساد کہلاتا ہے۔
مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان
شریک ہوئے تھے وہ سخت
گناہگار اور بحکم قرآن و
حدیث وہ مفسد و باغی بدکردار
تھے۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۹
نمبر ۱۰ صفحہ ۳۰۸/۴۸)

(۲۳)

سلطنتِ برطانیہ کیلئے دُعا ضروری ہے

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:۔
"اگر ہم ذرا غور و تأمل سے
کام لیں اور یہ خیال کریں کہ ہمارا
اس سلطنت کے لئے دُعا کرنا
ان برکاتِ امن آزادی مذہبی
واسبابِ ترقی کی نظر سے
جن سے ہماری دین و دنیا کو
مدد پہنچتی ہے تو اس سلطنت
کے لئے دعائے برکت و سلامت
نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔
کیونکہ یہ دعا درحقیقت اپنے
ہی مذہب و حسنِ معاشرت
کے لئے ہے جس کی ضرورت میں
کسی کو شک نہیں۔"
(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۸ صفحہ ۲۴۴)

(۲۴)

اہلِ حدیث اور حکومتِ برطانیہ

مولوی محمد حسین صاحب لکھتے ہیں:۔
"واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع
(جوبلی) پر اہلحدیث نے کیا ہے
وہ امور ذیل ہیں۔
(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا اور تعظیمی
الفاظ سے اس کو یاد کرنا۔
(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ

پر خوشی کرنا اور اس خوشی میں
مسلمانوں کو کھانا کھلانا۔
(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت و
عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو
فرضِ مذہبی بتانا۔
(۴) اس سلطنت کی برکات و احسانات
(امن و آزادی وغیرہ) کا معترف
ہونا اور اس پر ملکہ معظمہ اور
سلطنت کی تعریف کرنا اور
شکرگزار ہونا۔
(۵) ملکہ معظمہ اور اس کی سلطنت
کے لئے دُعاءِ سلامت و حفاظت
و برکت کرنا۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔
ان امور سے کوئی امر بھی
ایسا نہیں ہے جس کے جواز پر
شریعت کی شہادت پائی نہ
جاتی ہو۔"
(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۸ صفحہ ۲۲۹)

(۲۵)

قیصرۂ ہند کی جوبلی اور اہلحدیثوں کی مسرت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:۔
"اہلحدیث لاہور نے جشن جوبلی
کی تقریب پر کمال مسرت ظاہر
کی اور قیصرۂ ہند کی پنجاہ سالہ
حکومت کی خوشی میں اہلِ اسلام کی
پُرتکلف ضیافت کی جس میں رؤساء
شرفاء، علماء و عام اہلِ اسلام
رونق افروز ہوئے۔ مولوی
الٰہی بخش صاحب وکیل کی وسیع
کوٹھی کے دو کمرے رئیسوں وغیرہ
خواص کے لئے مخصوص تھے،
باقی سات کمرے عوام اہلِ
اسلام کے لئے مقرر تھے اور
کھانا سب کے آگے امیر تھے
خواہ فقیر، رئیس تھے خواہ رئیس،
یکساں پلاؤ، زردہ، قورمہ پیش
کیا گیا۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۷ صفحہ ۲۰۳)

(۲۵)

اہلحدیث نے حکومتِ برطانیہ کو اسلامی سلطنتوں سے بہتر قرار دیا

ایڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ لکھتے ہیں:۔
"ہندوستان کے تمام طبقاتِ
رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ
"اہلحدیث" ہے جو اس سلطنت
کے زیرِ سایہ رہنے کو بلحاظ امن
و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتوں
کے زیرِ سایہ رہنے سے بھی بہتر
جانتا ہے۔ کیونکہ اس فرقہ کو
بجز اس سلطنت کے کسی اور
سلطنت میں (اسلامی کیوں نہ ہو)
پوری آزادی حاصل نہیں ہے۔"
(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۷ صفحہ ۱۹۵/۱۹۶)

(۲۷)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جاگیر حاصل کی

مولوی مسعود عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں:۔
"ہندوستان کی جماعتِ اہلحدیث
..... کے سرگروہ مولوی محمد حسین
صاحب بٹالوی ..... نے سرکار
انگریزی کی اطاعت کو واجب
قرار دیا..... جہاد کی منسوخی
پر ایک رسالہ (الاقتصاد فی
مسائل الجہاد) فارسی
زبان میں تصنیف فرمایا تھا اور
مختلف زبانوں میں اس کے تراجم
بھی شائع کرائے تھے۔ معتبر
اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ
اس کے معاوضے میں سرکار
انگریزی سے انہیں جاگیر
بھی ملی تھی۔"
(کتاب ہندوستان کی پہلی
اسلامی تحریک صفحہ ۲۹)

(۲۸)

شیعہ برٹش گورنمنٹ کے صمیم دل سے شکر گزار ہیں

شیعہ مجتہد علی الحائری کہتے ہیں:۔
"ہم کو ایسی سلطنت کے زیر
سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے کہ
جس کی حکومت میں انصاف پسندی
اور مذہبی آزادی قانون قرار
پا چکی ہے جس کی نظیر اور مثال
دنیا کی اور سلطنت میں نہیں
مل سکتی۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ
ہر شیعہ کو اس احسان کے عوض میں
صمیم قلب سے برٹش گورنمنٹ کا
احسان مند اور شکر گزار رہنا
چاہیئے۔" (موعظہ تحریف قرآن بابت ۱۹۲۳ء صفحہ ۶۷-۶۸)

(۲۹)

مولوی کرم دین صاحب آف بھیں (جہلم) کا نظریہ

مولوی کرم دین صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اب یہ کہنا بالکل بے محل ہو گا کہ آجکل ہماری سی ایسی سلطنتیں بھی ہیں جیسی کہ ہماری دولت برطانیہ جس کے سایہ میں کروڑوں مسلمان امن و آرام پا رہے ہیں پھر کیونکر امام مہدیؑ ایسی عادل، امن گستر سلطنت کا مقابلہ کریں گے۔ کیونکہ یہ دلیل پیش کرے گا تب موقعہ ہوتا کہ اہل اسلام کا یہ دعویٰ ہوتا کہ حضور مہدیؑ اسی زمانہ میں دولت برطانیہ میں اور خصوصاً برٹش انڈیا میں خروج کریں گے اور حضور گورنمنٹ انڈیا و امت سلطنتہا سے خدانخواستہ جنگجوئی کریں گے۔ یہی تو وجہ ہے کہ ابھی ظہور مہدی کا زمانہ نہیں آیا کیونکہ ان دنوں کوئی فتنہ اور آشوب نہیں، کوئی بدانتظامی اور بے امنی نہیں مسلمان ایک ایسی عادل اور انصاف گستر گورنمنٹ کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے ہیں جس کی نظر میں اپنے اور بیگانے سب یکساں ہیں۔ جیسے عیسائی مشن کو اپنے مذہب میں آزادی ہے اس سے بڑھ کر اسلامیوں کو اپنی رسوم مذہبی پورا کرنے کی نسبت عام آزادی ہے۔ کوئی مذہبی رکاوٹ نہیں کسی بدنظمی کی شکایت نہیں۔ ہاں موجودہ سلطنت برطانیہ پر آئندہ تمام سلطنتوں کو قیاس کر لینا قیاس المعدوم علی الموجود ہے اور رجم بالغیب ہے۔"

(اخبار سراج الاخبار جہلم۔ ۱۷ر جون ۱۸۹۶ء ص کالم ۳)

(۳۰)

یہ جہاد بالقلم کا دور ہے

جناب مولوی زاہد الحسینی لکھتے ہیں:

امام الانبیاءؐ نے مجاہد کی مختلف قسمیں فرمائیں فرمایا مَن جَاھَدَ بِسَیفِہٖ فَھُوَ مُجَاھِدٌ وَمَن جَاھَدَ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُجَاھِدٌ وَمَن جَاھَدَ بِقَلبِہٖ فَھُوَ مُجَاھِدٌ (او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہو سکتا ہے الفاظ میں ہیر پھیر ہو جائے مجھے الفاظ ٹھیک یاد نہیں، مفہوم یہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں جس نے اپنی تلوار کے ساتھ دین قیم کی سربلندی کے لئے جہاد کیا وہ بھی مجاہد ہے، جس نے اپنی زبان کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی مجاہد ہے، جس نے اپنے قلم کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی مجاہد ہے۔ مجاہدوں کی مختلف قسمیں ہیں اور میرا خیال ہے کہ آج کا دور جس دور میں کہ ہم جا رہے ہیں یہ جہاد بالقلم کا دور ہے۔ آج قلم کا فتنہ بڑا پھیل گیا ہے۔ آج قلم کے ساتھ جہاد کرنے والا سب سے بڑا مجاہد ہے۔"

(ماہنامہ خدام الدین لاہور یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء)

ان بیانات اور اقتباسات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں انگریزی حکومت کی طرف سے مذہبی آزادی اور قیام امن کے باعث مسلمانوں کے سب فرقے اور تمام مذہبی و سیاسی رہنما انگریزوں سے تلوار کے جہاد کو ناجائز سمجھتے تھے۔ سب کے نزدیک اس وقت جہاد بالسیف کی شرعی شرائط پائی نہ جاتی تھیں یہی موقف اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا تھا اور ہمیشہ کے لئے ہے کہ جب تک جہاد بالسیف کی شرعی شرائط متحقق نہ ہوں یہ جہاد واجب نہیں ہوتا

جماعت احمدیہ کے نزدیک جہاد بالسیف کا التواء عارضی ہے مستقل نہیں

اب ایک سوال باقی ہے کہ آیا جماعت احمدیہ کے نزدیک تلوار کا جہاد دائمی طور پر ختم ہو گیا ہے یا آئندہ حالات کے مطابق اس کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں اور کیا جب جہاد بالسیف کے شرائط پائے جائیں گے اس وقت جماعت احمدیہ تلوار کا جہاد بھی کرے گی؟ سو اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک جہاد بالسیف کے التواء کا حکم ایک وقتی اور عارضی حکم ہے۔ حالات کا یہی تقاضا تھا۔ جب کبھی آئندہ دشمنان اسلام دین حنیف کو مٹانے کے لئے فوج اور تشدد سے کام لیں گے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے برسر پیکار ہوں گے تو جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن و سنت کے مطابق اس وقت پھر جہاد بالسیف ضروری ہو گا اور جماعت احمدیہ کا امام اس کے واجب ہونے کا اعلان کرے گا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خود اپنے مکتوب بنام جناب میرزا خدا بخش صاحب میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلاء کلمہ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں دین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں یہی جہاد ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔"

(رسالہ درود شریف مصنفہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل)

اس سلسلہ میں مزید وضاحت کے لئے ہم حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات عرض کرتے ہیں حضور نے مجلس شوریٰ ۱۹۵۰ء میں نمائندگان جماعت احمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اوّل۔ "ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی اور وہ غیر قوم امن پسند تھی۔ مذہبی معاملات میں وہ کسی قسم کا دخل نہیں دیتی تھی۔ اس کے متعلق شریعت کا حکم یہی تھا کہ اس کے ساتھ جہاد جائز نہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء ص ۹)

دوم۔ "پہلا زمانہ گیا اور وہ زمانہ آگیا جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صادق آتی ہے کہ مَن قُتِلَ دُونَ مَالِہٖ وَعِرضِہٖ فَھُوَ شَھِیدٌ جو شخص اپنے مال اور اپنی عزت کے بچاؤ کے لئے مارا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے بلکہ صرف مال اور عزت کا ہی سوال نہیں حالات اس قسم کے ہیں کہ اگر کوئی خرابی پیدا ہوئی اور لڑائی پر نوبت پہنچ گئی تو وہ تباہی جو مشرقی پنجاب میں آئی تھی شاید اب وہ ایران کی سرحدوں تک بلکہ اس سے بھی آگے نکل جائے۔"

سوم۔ "اب حالات بالکل مختلف ہیں۔ اب اگر پاکستان سے کسی ملک کی لڑائی ہو گئی تو حکومت کے ساتھ ہمیں لڑنا پڑے گا اور حکومت کی تائید میں ہمیں جنگ کرنی پڑے گی۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء ص ۱۳)

چہارم۔ "جیسے نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح دین کی خاطر ضرورت پیش آنے پر لڑائی کرنا بھی فرض ہے۔ یہ کہنا کہ دین کی خاطر جہاد نہیں بالکل لغو بات ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اگر پاکستان خطرہ میں پڑا تو لڑنے کے لئے فرشتے آئیں گے؟ جب تک تم فوجی فنون نہیں سیکھو گے اس وقت تک تم ملک کی حفاظت کس طرح کر سکو گے؟

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء ص ۱۳)

پنجم۔ "اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جن امور کو اسلام نے ایمان کا اہم ترین حصہ قرار دیا ہے ان میں سے ایک جہاد بھی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص جہاد کے موقعہ پر پیٹھ دکھاتا ہے وہ جہنمی ہوتا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء ص ۱۴)

ششم۔ "جب کبھی جہاد کا موقعہ آگیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق کہ مَن قُتِلَ دُونَ مَالِہٖ وَعِرضِہٖ فَھُوَ شَھِیدٌ ہمیں اپنے ملک، اپنے اموال اور اپنی عزتوں کی حفاظت کے لئے قربانی کرنی پڑے تو ہم اس میدان میں بھی سب سے بہتر نمونہ دکھانے والے ہوں۔"

(" " ص ۱۵)

خاتمہ کلام

مسئلہ جہاد از روئے اسلام پر اس کے مضمون کو ختم کرتے ہوئے اس امر کا دہرانا ضروری ہے کہ ایک سچے مسلمان کی ساری زندگی جہاد میں گزرتی ہے وہ جہاد اکبر میں مصروف رہتا ہے اس کا نفس اور شیطان سے مقابلہ جاری رہتا ہے۔ وہ دین کی محبت میں فنا ہو کر اس کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہوتا ہے قرآن مجید کی تبلیغ اس کی زندگی کا نصب العین ہے اس راہ میں جان، مال وطن اور اولاد کی قربانی اس کا نہایت خوشگوار شغل بن جاتا ہے کیونکہ اس کی زندگی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے

(باقی صفحہ ۵ پر)

53

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۸۷۳

میں صوبیدار فضل قادر اٹھوال ولد چوہدری علی محمد صاحب اٹھوال قوم جٹ اٹھوال پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زمین نہری ۵½ ایکڑ واقع چک نمبر ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ قیمتی ۔/۲۲۰۰۰ روپے

۲۔ زمین ۱۰½ ایکڑ چک نمبر ۱۹۵ ججاں تحصیل ڈگری ضلع تھرپارکر قیمت ۔/۴۰۰۰۰ روپے

۳۔ ایک عدد مکان دس مرلے دار الرحمت وسطی ربوہ ۳۸/۱۹ قیمت ۔/۳۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۳۲۷ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت و پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ صوبیدار فضل قادر ولد چوہدری علی محمد صاحب ۳۸/۱۹ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد:۔ مبشر احمد شاہین پسر موصی۔
گواہ شد:۔ محمد عثمان ولد محمد صدیق صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۸۷۴

میں منصور احمد ولد منظور احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۶ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ منصور احمد بقلم خود ۹۶ گ۔ ب ڈاکخانہ ۱۰۰ گ ب۔ ضلع لائل پور
گواہ شد:۔ محمد رمضان ولد فتح دین صاحب۔ سیکرٹری امور عامہ۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد ولد محمد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۹۶ گ ب۔

مسل نمبر ۲۱۸۷۵

میں بشیر احمد خان ولد الحاج میاں فضل الٰہی صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان ایک عدد واقع محلہ دار الیمن شرقی رقبہ دس مرلہ قیمت اندازاً ۔/۱۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۸۱ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشیر احمد خان کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد سعید ولد مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ محلہ دار النصر غربی ربوہ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دے۔
(مینیجر)

وقفِ عارضی کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"جو منصوبہ میں نے اس وقت جماعت کے سامنے بڑے مختصر الفاظ میں پیش کیا ہے وہ تربیتی میدان کا منصوبہ ہے۔ ہمیں اس پر عمل کر کے سب جماعتوں اور سارے احمدیوں کو تدبیر اور دعا کے ذریعہ سے چُست کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب کو چاہیئے کہ اس نہایت نیک کام کیلئے اپنے اوقات میں سے دو ہفتے کا عرصہ ضرور وقف فرمائیں۔ تاکہ حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کا تربیتی منصوبہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچے اور اجر و ثواب حاصل ہو۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک محمود احمد صاحب ریلوے انجینئر شیخوپورہ کی صحت ٹھیک نہیں رہتی، احباب جماعت احمدیہ سے ان کی کاملہ و عاجلہ صحت کے لئے درخواست ہے۔ اسی طرح ملک عبد الحفیظ خان صاحب سلطان پورہ لاہور نے محکمانہ ترقی کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (محمد ابراہیم دار الرحمت غربی ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ علاج بدستور جاری ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت دے کر کمزوری دور فرمائے۔ آمین ثم آمین (ڈاکٹر فہمیدہ منیر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

۳۔ میری دوکان شاہ میڈیکو کچہری بازار لائلپور ۱۹۷۴ء مئی کو ہنگاموں کے دوران جل کر تباہ ہو گئی تھی۔ دوبارہ کاروبار شروع کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت ڈالے اور دین کی خدمت کے مواقع عطاء فرمائے۔
(شاہد احمد شاہ "شاہ میڈیکو" کچہری بازار لائل پور)

گمشدہ لفافہ

ایک عدد خاکی لفافہ جس میں ۔/۳۳۵ روپے اور ۲ عدد فوٹو اور تین شناختی کارڈ کی رسیدیں ہیں۔

لفافہ پر حکیم فاروقی لکھا ہے۔

براہ مہربانی جس صاحب کو یہ لفافہ ملے حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی کی دوکان (دار العلاج رحمت بازار) پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ (نصیر احمد)

مسئلہ جہاد از روئے اسلام بقیہ صفحہ ۴

کے لئے وقف ہوتی ہے۔ تلوار کی لڑائی کا موقع ایسے ملے یا نہ ملے وہ سچا اور حقیقی مجاہد ہوتا ہے اور اپنے ظرف کے مطابق وہ کہہ سکتا ہے ان صلاتی ونسکی ومماتی للہ رب العلمین کہ میری نمازیں، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اسلام ہر مسلمان میں اس دائمی جہاد کا جذبہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا اور مخلص مجاہد بننے کی توفیق بخشے اور اسکی کامل رضا پر خاتمہ ہو ہم سرخرو ہو کر اپنے رب کریم کے حضور حاضر ہوں۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اسٹیلز مین ۔ ۲ کلرک

اگر آپ اچھی شخصیت کے مالک، ہنس مکھ اور محنتی نوجوان ہیں تو معزز پیشہ اور تیز رفتار ترقی آپ کا حق ہے۔ آئیے ایک ترقی پذیر سیلز میں شامل ہو کر اپنے مستقبل کو چمکائیے۔

کم از کم میٹرک پاس نوجوان اپنے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں ذمہ دار اور شادی شدہ نوجوانوں کو ترجیح دی جائیگی۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر واہد ظفر آر۔ ایم۔ پی۔ فاضل عربی
ایم اے (پولیٹیکل سائنس) ایل۔ ایل بی
انچارج کیو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ربوہ۔ فون نمبرز ۶۰۶، ۶۰۷

اکسیر معدہ۔ ہاضمہ کے لئے بہترین چورن۔ نور منجن۔ دانتوں کیلئے مفید منجن خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۵۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سب سے زیادہ وفادار ہے وہ اپنے وفادار بندوں سے کبھی بیوفائی نہیں کرتا

تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو وہ خود تمہارے لئے کامیابی کے سامان کریگا اور ترقی کے راستے کھول دیگا

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو تقریر کرتے ہوئے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہیں اگر تم اپنے اندر فکر کا مادہ رکھتے ہو تو تمہیں سوچنا چاہیئے کہ مسلمان کیا تھے اور کیا بن گئے۔ اور مسلمان کہاں تھے اور کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ مسلمان نوجوان جغرافیہ پڑھتے ہیں نقشہ دیکھتے ہیں۔ مَیں سمجھ نہیں سکتا کہ ان کے دل بیٹھ کیوں نہیں جاتے۔ کیوں ان کے دلوں میں درد اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔ ایک دن وہ تھا کہ سارا نقشہ اسلامی حکومتوں کے رنگ سے رنگین تھا یا آج یہ حالت ہے کہ یورپین حکومتیں دُنیا پر چھائی ہوئی ہیں اور مسلمان ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔... جب اسلام کی حالت ایسی کمزور ہے اور تم اپنی آنکھوں سے یہ چیز دیکھ رہے ہو تو کونسا سبق باقی ہے جو تم سیکھنا چاہتے ہو۔ کیا زمین نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا آسمان نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا ارد گرد کے ہمسایوں نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ چاروں طرف ہمارے نشان ظاہر ہو رہے ہیں مگر لوگ اندھے ہو کر چلتے ہیں۔ تم ہی بتاؤ کہ کونسی سیکھنے والی بات باقی رہ گئی ہے اور کیوں تمہارا قدم عمل کی طرف نہیں اُٹھتا۔ کس دن کا تمہیں انتظار ہے۔ مَیں حیران ہوں کہ جو لوگ اپنے وقتوں اور جائدادوں کی قربانیاں نہیں کر سکتے وہ اپنے نفوس کی قربانیاں کس طرح پیش کر دیں گے۔ یہ بات یاد رکھو کہ قومی عزت بغیر قربانیوں کے قائم نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جنہیں اپنی قومی عزت کا خیال نہیں اور وہ لوگ جن میں قومی غیرت موجود نہیں وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں۔ وہ دُنیا میں ایسے ہی پھرتے ہیں جیسے گائیں اور بھیڑیں پھرتی ہیں وہ لوگ اپنی قوم کے لئے کسی فائدے کا موجب نہیں۔... اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ وفادار ہے۔ جو شخص اس سے وفاداری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اس سے بے وفائی نہیں کرتا۔ پس اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بننا چاہتے ہو تو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ تم لوگ ایک ہاتھ پر جمع ہوئے ہو اس لئے نہیں کہ مِل کر دعوتیں اُڑاؤ اور عیش و عشرت کے دن بسر کرو بلکہ تم لوگ اس لئے آگے آئے ہو کہ ہم اسلام کے لئے قربانیاں کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا واحد مقصد قرار دیں گے۔ تم اس سلسلہ میں اس لئے نہیں داخل ہوئے کہ مائدے پر بیٹھ کر لقمے اُڑاؤ بلکہ تم اس لئے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کریں گے اور اسلام کی حکومت کو دُنیا بھر میں از سرِ نو قائم کریں گے پس اپنے اس عہد کو ہمیشہ مدِّ نظر رکھو۔ اگر تم اپنے اس عہد کو پورا کرتے جاؤ تو دُنیا کی کوئی طاقت بلکہ دُنیا کی تمام طاقتیں مِل کر بھی تمہارے رستے میں روک نہیں بن سکتیں۔ کیونکہ جب تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو پھر اللہ تعالیٰ خود تمہارے لئے کامیابی کے سامان پیدا کرے گا اور تمہارے لئے کامیابی کے رستے کھول دے گا۔... باتوں کا زمانہ گزر گیا اور اب باتوں کا زمانہ نہیں بلکہ عمل کرنے کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اب دیکھنا چاہتا ہے کہ ان بڑے بڑے دعووں کے بعد تم کتنے قطرے خونِ دل کے اسکے حضور میں پیش کرتے ہو۔ دنیا کے بادشاہ موتیوں اور ہیروں کی نظریں قبول کرتے ہیں مگر زمین و آسمان کا مالک اور سب بادشاہوں کا بادشاہ یہ دیکھتا ہے کہ کتنے قطرے خونِ دل کے کوئی شخص ہمارے حضور پیش کرتا ہے۔ ہمارے خدا کے دربار میں ہیروں اور موتیوں کی بجائے خونِ دل کے قطرے قبول کئے جاتے ہیں۔ دُنیا کی قومیں تو اسی زندگی کو ہی اپنا مقصود قرار دیتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے بندوں کا اس بات پر یقین ہوتا ہے کہ ان کی حقیقی اور نہ مٹنے والی زندگی اگلے جہان سے شروع ہو گی اس لئے وہ موت سے نہیں ڈرتے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۵۴۸ تا صفحہ ۵۵)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے نواسے اور مکرم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے کے پوتے عزیز فرید احمد صاحب (ولد عزیزم لئیق احمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے مرحوم مقیم جلنگھم، انگلستان کا نکاح عزیزہ سیدہ عتیقہ صاحبہ بنت مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کے ہمراہ مبلغ گیارہ سو پونڈ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزی سیدہ موصوفہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب کی نواسی ہیں۔

نیز محترم مولانا موصوف نے خاکسار کے ایک دوسرے نواسے عزیز رفیع احمد شاہ صاحب ولد عزیزم سید بشیر احمد شاہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر از نیروبی، کینیا حال مقیم راولپنڈی کا نکاح خاکسار کی نواسی عزیزی امۃ النصیر صاحبہ بنت عزیزم لئیق احمد صاحب کھوکھر مرحوم جلنگھم، انگلستان کے ساتھ مبلغ چھ سو پونڈ حق مہر پر پڑھا۔ عزیز رفیع شاہ صاحب محترم ڈاکٹر سید ولائت شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے پوتے ہیں۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن ہر دو نکاحوں کو ہر جہت سے کامیاب اور مبارک بنائے۔ آمین

(خاکسار قاضی عبد السلام بھٹی۔ دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے وی پی

جن خریداران کا چندہ ختم ہے ان کو یاد دہانی کروائی گئی تھی۔ جن دوستوں نے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا ان کو وی پی بھجوائے جا رہے ہیں، براہِ کرم وصول کر کے ادارہ سے تعاون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

"لاہور سے راولپنڈی تک متعدد شہروں میں زلزلے کے جھٹکے"

"زلزلہ کا مرکز حافظ آباد اور وزیر آباد کے درمیان تھا"

لاہور ۱۹ جنوری۔ آج لاہور سے راولپنڈی تک پاکستان کے متعدد شہروں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ بھارت کے صوبہ پنجاب اور ہریانہ کے متعدد علاقوں میں بھی زلزلہ آیا۔ سری نگر میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ آسٹریلیا کے دار الحکومت سٹاک ہام میں بھی شدید زلزلہ آیا۔ سٹاک ہام کی زلزلہ پیما لیبارٹری کی رپورٹ کے مطابق زلزلہ کا مرکز ہمالیہ کے کسی علاقہ میں تھا۔ ہماری کوئٹہ کی رصدگاہ کے حکام نے بتایا ہے کہ زلزلہ کا مرکز حافظ آباد اور وزیر آباد کے درمیان تھا۔

لاہور میں دوپہر کو ایک بج کر چھ منٹ پر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ تیز گڑگڑاہٹ بھی سُنائی دی۔ جھٹکے تقریباً ۲۵ سیکنڈ تک جاری رہے زلزلے کے جھٹکے دو بار محسوس ہوئے پہلا جھٹکا تقریباً پانچ سیکنڈ رہا تاہم معمولی درجے کا تھا۔ فوراً بعد پھر جھٹکا محسوس ہوا جس میں خاصی شدت تھی۔ یہ جھٹکا بیس سیکنڈ محسوس ہوتا رہا۔ زلزلے کے دوران لوگ گھبرا کر دکانوں اور گھروں سے باہر نکل آئے اور متعدد مقامات پر سراسیمگی پھیل گئی تاہم کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ، حافظ آباد، وزیر آباد، اوکاڑہ، ساہیوال اور راولپنڈی میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے اور اسلام آباد میں ایک بجکر پانچ منٹ پر زلزلہ آیا۔ رائٹر کے مطابق آج صبح سری نگر میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوا اور بھارت کے صوبہ پنجاب اور ہریانہ کے متعدد علاقوں میں بھی زلزلہ آیا۔ چندی گڑھ میں زلزلے کے جھٹکے شدید تھے جس سے لوگ ہراساں ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے۔

(نوائے وقت ۲۰ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴